تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۷)

اسماء و صفات باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۲۴، ۲۵۔ الخافضُ، الرّافع

"الخافض" بمعنی "پست کرنے والا، مخلوق کو اس کی استعدادِ کار کے مطابق جگہ دینے والا!"— جبکہ "الرّافع" کا معنیٰ ہے، "قدر اور صلاحیتوں کے مطابق مخلوق کو اعلیٰ مراتب عطا فرمانے والا!"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اللہ رب العزت کے ارشادِ گرامی: "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ"[1] کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں:

"من شأنه ان يغفر ذنبا ويُفرّج كربا ويرفع قوما ويضع آخرين"

(الاسماء والصفات ص ۷۷، فتح القدیر ج ۵ ص ۱۳۹)

"اللہ تعالیٰ کے شئون و امور میں سے یہ بھی ہے کہ وہ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں، مصائب کو دور کرتے ہیں— ایک قوم کو بلند و بالا کرتے، تو کسی دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔"

امام شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اليوم هو الوقت، والشّأن الامر، ومن جملة شئونه سبحانه وتعالىٰ اعطاء اهل السمٰوٰت والارض ما يطلبونه منه على اختلاف حاجاتهم وتباين اغراضهم— وقال المفسّرون: من شأنه انه يحيي ويميت، ويرزق ويفقر، ويعزّ ويذلّ ويمرض ويشفي، ويعطي ويمنع، ويغفر ويعاقب الىٰ غير ذالك مما لا يحصي۔"

---

[1] الرحمٰن: ۲۹

(فتح القدیر ج ۵ ص ۱۳۶)

"یوم" سے مراد "وقت" ہے، جب کہ "شأن" سے مراد امر ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے جملہ شئون میں سے یہ بھی ہے کہ وہ زمین و آسمان میں بسنے والے ہر ذی روح اور بے جان کو ہر وہ چیز مہیا کرتے ہیں، جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے — جیسے مانگنے والے مانگتے ہیں — ان کی طلب میں بے انتہا اختلاف، اور اغراض میں نہایت درجہ تفاوت کے باوجود وہ انھیں عطا فرماتے ہیں۔

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ رب العزت کے امور میں جلانا، مارنا، رزق دینا، فقیر و تندرست کرنا، عزت دینا، ذلت دینا، بیمار کرنا، شفاء دینا، عطا فرمانا، روک لینا، معاف فرمانا اور سزا دینا وغیرہ بہت سی ایسی چیزیں شامل ہیں جن کا احصاء ممکن نہیں۔"

حافظ ابو العلیٰ مبارک پوریؒ فرماتے ہیں:

"الخافض الذی یخفض الجبارین والفراعنه یضعّفهم ویهینهم، ویخفض کل شیٔ یرید خفضه، والرّافع الّذی یرفع المؤمنین بالاسعاد، واولیاءهٗ بالتّقریب" (تحفة الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۴)

"الخافض" وہ (قادر و مختار) ذات ہے جو بڑے بڑے فراعنہ وجابرۂ (وقت) کو کمزور و ذلیل کرتا ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت جسے بھی چاہیں، پست کرنے اور ذلیل کرنے پر قادر ہیں — جب کہ "الرّافع" کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ مومنوں کو سعادتوں سے ہمکنار کر کے بلند و بالا کرتے ہیں اور اپنے اولیاء کو اپنا قرب عطا فرماتے ہیں۔"

یہاں قاضی ابو عبداللہ الحلیمی کے ایک قول کی طرف اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

"لا ینبغی ان یّفرد الخافض عن الرّافع فی الدّعاء!" — یعنی "دعاء میں "الخافض" کو "الرّافع" سے الگ کر کے اس کا مفرد ذکر نامناسب ہے۔"

اس لیے کہ یہ دونوں اسم باہم متقابل ہیں اور بندوں کے حق میں یہ

دونوں صفتیں متضاد ہیں ـــــ لہٰذا ایک صفت کا تذکرہ، دوسری صفت کے تذکرہ کے بغیر ناجائز ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ ان دونوں صفات کا انداز اور باہمی تعلق ترغیب و ترھیب کا سا ہے، کہ ترغیب کے ساتھ ساتھ ترھیب، اور ترھیب کے ساتھ ساتھ ترغیب کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے ـــــ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ رب العزّت نے قرآن کریم کے متعدّد مقامات پر جہاں عصیان و نافرمانی کی پاداشس میں جہنم کی وعید سنائی اور دیگر عذابوں سے ڈرایا ہے، وہاں اطاعت و فرمانبرداری کی جزا کے طور پر جنّت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔

مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں:

"ظلمت اخاك اذا ذكرت مساوئه، ولم تذكر محاسنهٗ"

(الاعلان بالتوبیخ ص ٦٦)

"اگر تو اپنے (مسلمان) بھائی کی صرف برائیوں کا تذکرہ کرے گا، اور اس کے محاسن کو نظر انداز کرے گا تو اس پر ظلم کا مرتکب ہوگا"

اب ظاہر ہے کہ بندے کو تو اللہ رب العزت کی ذاتِ والاصفات سے کچھ نسبت ہی نہیں ـــــ چنانچہ جب بندے کا حال یہ ہے کہ وہ پستی کو اپنے حق میں ناپسند، اور رفعت و بلندی کو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو اس ذاتِ الٰہ کے سلسلہ میں ہم یہ گستاخی کیسے کر سکتے ہیں کہ اس کے صفاتی نام "الخافض" (پست کرنے والا) کا تذکرہ تو کریں، لیکن اس کی صفت "الرّافع" (بلندی و رفعت عطا فرمانے والا) کا تذکرہ نہ کریں؟ ـــــ اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لیے ہماری خالص عبودیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم اس کی بارگاہ میں مزید ادب و احترام، خشوع اور تقویٰ کو ملحوظِ خاطر رکھیں ـــــ پس یہ ضروری ہے کہ ہم خشیتِ الٰہی کو پیشِ نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رحمت و عطا کی امید رکھتے ہوئے پستیوں سے بچنے اور بلندی و رفعت کے حصول کی دعا ایک ساتھ کریں۔

٢٦۔ المُعِزّ وہ ذات، جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ" (آلِ عمران: ٢٦)

"تو جسے چاہے عزت دیتا، اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے!"

آیت کے مفہوم کا اقتضاء یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی عزت کے تمام اسباب اور اس کے لیے توتِ عمل عطا فرماتے ہیں!

(جاری ہے)